

REGISTERED No. 783
LUCKNOW
1931
OUDH PUNCH

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible] کی طرح [illegible] نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ [illegible] مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ [illegible] اور [illegible] کی کوشش نہیں کرتا۔ [illegible] قابل [illegible] ہے۔ [illegible] کی تقلید بھی کرتے ہیں [illegible] اودھ پنچ [illegible] سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی [illegible] [illegible] حالات کی [illegible] [illegible] اصلاحات، اخلاقی و سیاسی [illegible] سال بھر کے [illegible] آپ کو [illegible] نہیں [illegible]

(رقیمہ عہد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) کرایہ شاگردان مدارس کے ساتھ [illegible] سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائیگی یعنی چار روپیہ [illegible] سالانہ قیمت لی جاتی ہے۔ [illegible]

(۳) [illegible] اگر [illegible] قیمت [illegible] لازم ہے کہ [illegible] سالانہ [illegible] اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ [illegible] قیمت جاری کرائیں [illegible] مذہب یا [illegible] کا [illegible] قیمت ہے۔

(۴) [illegible]

(۵) مضامین اور [illegible]

(۶) [illegible]

[illegible]

سورما جیہ آپ کے لیے بہتر ہے

اگر آپ بیکار ہیں [illegible] [illegible] کر کے [illegible] اور [illegible] جسم کی کمزوری سے نجات حاصل کریں اور سورما جیہ [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

جلد ۱۲ نمبر ۴۴

مضامین

۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء

اسیرِ زلف

(ناول)

لیکن ڈروتھی کے بارے میں یہ بات نہ تھی۔ اس نے اپنا حال کہا ہے کہ اب شہر کے سب سے بڑے ہوٹل میں رہتی ہیں، پھر بھی اس سے ان کی عادتیں نہیں بدلی ہیں۔ انھیں اب بھی روپے رکھنے اور کچھ نہیں آتا کہ وہ اس طرح کے مردوں پر عاشق ہوتی رہیں جن سے دولت پیدا ہوتے رہنے اور روپیہ کی صورت دیکھی اور جب سے اب تک جنھیں زیادہ روپیہ پیسہ کمانے کا ورثہ نصیب ہوا ہے۔

ہر حال جب میں نے اپنے میاں سے یہ بیان کیا کہ میں ڈروتھی کے سوانح لکھنے کا قصد رکھتی ہوں تو ہمارے درمیان خاصی بحث ہو گئی۔ وہ کہتے تھے کہ اگر ڈروتھی جیسی عورت کی زندگی سے دنیا واقف رہے گی تو بجائے نقصان کے اس کا فائدہ ہی ہوگا۔ ان کی یہ عادت ہے کہ وہ تمام مصلحین کی طرح ہر چیز کا ایک ہی نظر سے دیکھ لیتے ہیں۔ انھیں اس سے مطلب نہیں کہ کسی عورت نے اپنی زندگی کیونکر بسر کی۔ یا اسے کیا کیا دکھ بھرنے پڑے۔ وہ بس یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آخر میں اسے خوشی نصیب نہ ہو۔ اسی لیے وہ فرمانے لگے کہ اگر ڈروتھی کی سی عورتیں بھی برابر جلیت پر جلیت نہ اشاعت رہیں گی تو پھر طلاقیات پر عامل لوگ انھیں دیکھ دیکھ کے کس قدر خوش ہوں گے اور عیسائیت کا کیا حشر ہوگا؟ لیکن میں نے یہ بات انھیں اس امر پر راضی کر لیا کہ ڈروتھی کے سوانح لکھنے کی اس شرط پر اجازت دے دیں

کہیں انھیں عادت کے مطابق ڈروتھی جب تک وہ انھیں پڑھ نہ لیں شائع نہ کریں۔ اسلیے اگر کسی آپ لوگوں کے ہاتھوں تک یہ پہنچی تو آپ کو سمجھ لینا چاہیے کہ اسکے پڑھنے سے لوگوں کو کوئی فائدہ کی بات ضرور معلوم ہوگی۔

ہاں تو سب سے پہلی بات جو ڈروتھی کو یاد رہ جاتی ہے وہ یہ کہ جب وہ بہت چھوٹی سی تھیں تو وہ اپنے باپ کے ساتھ رہتی تھیں۔ وہ ایک کارنیوال کمپنی میں کام کرتے تھے۔ اس کمپنی کا یہ کام تھا کہ وہ گھوم پھر کر کارنیوال کے کھیل کرے۔ کہا تو یہی جاتا ہے کہ یہ کارنیوال کمپنیاں نئے نئے کھیل اور نئے نئے تماشے دکھاتی ہیں مگر میرے خیال میں ان کا پیشہ صرف یہ ہے کہ وہ نئے نئے طریقے سے پبلک کو الو بناتی ہیں۔ اسلیے کہ جب کسی عمارت کی طرف سے کارنیوال کمپنی کو کسی مقصد میں چندہ جمع کرنے کی غرض سے مدعو کیا جاتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کمپنی کے چلے جانے پر اس عمارت کی مالی حالت اتنی خراب ہو جاتی ہے کہ وہ سال بھر اس کمپنی کو مدعو کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

بہرحال جیسا کہ ہر کمپنی کا دستور ہے اس کمپنی میں بھی ایک شخص کا خاص کام یہ تھا کہ وہ پبلک کو متوجہ کرنے کے لیے ایک چمکتی ہوئی کشتی پر جا کر اپنے اور کسی بلند عمارت کے کوٹھے سے ایسے حوض میں چھلانگ لگائے جو پانی سے بھر دیا گیا ہو۔ اس کمپنی میں یہ اہم کام ڈروتھی کے والد بزرگوار مسٹر شا انجام دیتے تھے۔ میں نے جب ڈروتھی سے یہ سنا تو ڈر کے گھبرا کے پوچھا اس خطرناک کھیل کے دکھانے میں کبھی تمہارے والد کو کوئی حادثہ تو نہیں پیش آیا؟ انہوں نے بڑی سادگی سے جواب دیا کہ ہاں ایک دفعہ ایک مختصر سا حادثہ پیش آیا تھا۔ وہ جس حوض میں کودا کرتے تھے حسب معمول خوب بھرا جاتا تھا لیکن کسی ترنگ میں وہ ذرا کلانے کی چھت پر چڑھ گئے اور قبل اسکے کہ حوض پانی سے بھرا جائے خالی ہی حوض میں آ رہے۔ لیکن انھیں کچھ زیادہ چوٹ نہیں آئی۔ اسلیے کہ ان کا حوض میں گرنا گویا ایک حوض کا دوسرے حوض سے

متصادم ہونا تھا۔ غرض کہ قانونی کتابوں کا پہلا کام بالکل صاف ہو گیا تھا۔

ہاں تو میں ڈروتھی کے والد بزرگوار کو جو کتب پہچانتے تھے۔ اور ان کی ماں کو بھی ساتھ لے کر کسی کے ایک خاندان محل میں رہتی تھیں۔ انھیں گھریلو زندگی سے اتنی نفرت تھی کہ وہ شوہر کے نام سے جانتی نہیں البتہ جب کبھی انشاء اسکی بڑی کی کتابیں بھیجتی تھیں۔ ایسے موقعوں پر شوہر کی کوہ ان کے چند برتنوں کو ساتھ لے کر گاڑی میں سوار کر کے اور کارنیوال کے سپرد کر کے گھر چلے آتے تھے۔ مگر ان کی ماں سچ اپنے ایک دولت مند آدمی کے گھر دوران کے لیے ملازمت کی حیثیت رکھتے تھے جہاں بیش بہا قالین اتارنے کے لیے موجود رہتی تھیں۔ وہ ڈروتھی کو دیکھ کے بہت خوش ہوتے تھے۔ ان کے لیے وہ اچھے اچھے کپڑے خرید دیتے تھے۔ انھیں گھر کے اندر لے جاتے تھے۔ اور شہر کی جتنی عمدہ سڑکیں تھیں ان کی سیر کراتے تھے۔ اپنے ملاقاتیوں سے بڑی محبت سے تعارف کراتے تھے اور ان کی صحت و عافیت کے لیے شمپین کے جام پہ جام اڑاتے تھے لیکن کسی نہ کسی بہانے کے درمیان میں ڈروتھی کی ماں کی کوئی پرانی بات یا ان کے دوست احباب کے بقایا کی بات چھیڑ جاتی اور ڈروتھی کو کسی آدمی کے ساتھ گھر واپس کر دیتے تھے۔ پھر ڈروتھی ان کے گھر بھی نہ آتی تھیں۔ ڈروتھی کو اس مکان میں ایک چینی باورچی کے ساتھ کئی کئی دن رہنا پڑتا تھا۔ اس باورچی کا سوائے اسکے اور کوئی کام نہ تھا کہ وہ دن رات ڈروتھی کے کھانے پینے کا خیال رکھے اور اپنی زبان میں گا گا کر جو اس بچی کی سمجھ سے بالکل ہی باہر ہو۔ اسلیے جب انکی ماں کو کئی دن کے بعد اس کا پتا چل جاتا اور وہ گھر پہنچتیں تو ڈروتھی کو کارنیوال کمپنی واپس جانے کے بجائے تو بہن حد سے زیادہ خوشی محسوس کرتی تھیں۔

جب بہن پندرہ برس کی ہوئیں تو ان کے والد کا کہ گھر ڈروتھی کی عادت کے سلسلے میں ان کی بیوی آ تنہائی ہو گئیں۔ بہن کا بیان ہے کہ جس دن چلے

ابا جان نے اس موقع پر قروہ جیتی تھی۔ اسلیے کہ
انہوں نے یہ قروہ لگائی تھی کہ ان جان کے ساتھ
سان فرانسسکو کے ایک گھر میں ہی گھوڑ دوڑ کی ٹکٹ
کی حیثیت چڑھتے ہوں گے۔ یہ میں معلوم ہوا کہ [illegible]
بہرحال ڈروتھی کی ماں کا اس مضمون سے خاتمہ
ہو گیا۔ میرے خیال میں میری پیاری سیلی کی
ماں کچھ ایسی ہی دلچسپ تھیں ورنہ انہوں نے بارکی
کو زندگی میں وقت ضائع کرنے کا موقع نہ دیا ہوتا۔

جب مس ڈروتھی چودہ برس کی ہو چکیں تو وہ
ناکاگاہ میں آزادی سے گھومتی پھرتی تھیں۔
وہ ہر ایک کو مدعو کیا کرتی تھیں۔ تنگے ان کا زیادہ
میں دماغی کھیل بہت تھے مثلاً لڑکیوں کو چوڑیاں
دی جاتی تھیں کہ وہ انہیں جانوروں پر پھینکیں اور
جو چوڑی جس جانور پر جا پڑتی تھی وہ چوڑی پھینکنے
والے کا ہو جاتا تھا۔ مس ڈروتھی ان کھیلوں کے مجمع
میں بطالی ہو کے پہلے چار جیت لیا کرتی تھیں۔
بعد میں وہ بیٹھتے ہوئے جانور دماغی کھیل کرنے لگے

صاحب کو سب سے پہلے کھیل کر لیا کرتی تھیں۔
ڈروتھی کے جوان کے متعلق یہ بات ہو اور لڑکے
ایک گوس بنتے تھے۔ ابھی یہ ان کو پتا بس
رکھ چھوڑنے کا کوئی تیور نہ تھا۔ میں نے جیب سا
ترا ہیں سے کہا کہ ہر ایک کو ہرگز دھوکا دینا
تھا۔ مگر یہ سادگی سے بڑی ہیں۔ اسے یہ بات بھی
برائی کیا ہو تو پتا تو جب صاحب کہا تو
سچ ہی پچ کا بند کئے مگر ان کے چال تو میں
تیں سکے بے بنتے تھے۔ یہ اس کی تو تھیں کے
نظر سے پھر جانے کا خیال بھی نہ ہو سکا تھا ان سے
کوئی شکے کی جاگ بھی نہ کھل سکی تھی۔

پھر جب مس ڈروتھی کا اس پہنچنے کہ قریب
پہنچا تو لڑکے باپ پر مصیبت پھٹ پڑی پھر اُن کو
دوبارہ شادی کرنا پڑی۔ یہ قصہ بھی صد درجہ
دلچسپ ہے۔ اسلیے کہ اسکا باعث کا خیال کیسی کا
وہ مخصوص کام تھا جو عاشق کی جست کے نام
سے موسوم تھا۔

[illegible]
ایک بڑے [illegible]
[illegible]
جاتی تھی۔ [illegible] اس طرح کے مقدمہ
صبح سینے پر [illegible] جاتی تھی۔ خیال یہ تھا کہ
لڑکی اس جست کی بنا پر عاشق سے ملنے
کے لئے [illegible] کرتی ہے۔ عاشق کا کام [illegible] کرتے تھے
وہ اپنی [illegible] جاتا ہے [illegible] کی طرف
رہتے تھے۔ [illegible] کے دوران [illegible]
خان سے اپنے ساتھ لے کر اُترتے تھے [illegible] کی
حالت ہوتی تھی کہ تالیاں پیٹتے پیٹتے [illegible] جاتی
تھی۔ مس ڈروتھی کہتی ہیں کہ کبھی یہ معلوم کر کے
کہ یہ تالیاں کس لئے بجائی جاتی تھیں [illegible] اس
لڑکی کی عاشقانہ جست پر اس امر پر [illegible] آ جاتے
صحیح سالم اس بلندی سے اتر آتے تھے۔

اس عاشقانہ جست کے لئے صحیح لڑکیوں کا
حاصل کرنا بھی ایک خاص کام تھا۔ (باقی آئندہ)

نوٹس بغرض ظاہر کرنے وجہ کے کہ کیوں [illegible] کیا جائے

آرڈر ۲۱ رول ۲۲ ضابطہ دیوانی

بعدالت [illegible] منصفی [illegible] ضلع [illegible]

مقدمہ [illegible] نمبر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

[illegible]

نوٹس نسبت [illegible] دکھانے وجہ کے [illegible]

حسب آرڈر [illegible] ضابطہ دیوانی

بعدالت [illegible] منصفی [illegible] ضلع [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

[illegible]

اطلاعنامہ بنام مدعا علیہ نابالغ و ولی

بعدالت [illegible] منصفی [illegible] ضلع [illegible]

مقدمہ نمبر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

[illegible]

سہارنپور و دہلی کے عوام کی زبان کا تقابل

(از [illegible])

دہلوی۔ میاں تمہارے گاؤں سو روپیہ کا جھگڑا جو سلسلہ
کہاں سے کہ بیوپاری نے روپیہ منگوایا سب [illegible]
اس منشی کے کہ [illegible] سودا کرنے ہوتے ہاں [illegible]
[illegible] چالیس ہزار کے [illegible] جھگڑا [illegible]
[illegible] پر [illegible] گئے [illegible]
[illegible] اب پھر کیا بات ہوگی۔
سہارنپوری۔ میں کیا کہیں جاؤں ہوں۔ ہر وقت
گھر ہی رہوں ہوں جب جی چاہے چلے آؤ کل پھر کے
آجاؤ یہاں ہی چار پیسہ تمہاری [illegible]
[illegible] کھاتے اور [illegible] کر کے
ساتھ لے چلو۔

دہلوی۔ سہارنپوری بات کرتا مجھے زیادہ دیر ہو گئی [illegible]
سے ہاں کرتے ہیں کہ [illegible] نے جن کے کئے
[illegible] کو قرآن کرتا جاتے ہوں گے [illegible]
ایسے اور [illegible] کا بڑا شوق ہے آن کر سکتے ہیں

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۳۱ء

بعدالت جناب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] .... مدعی

بنام

[illegible] وغیرہ .... مدعا علیہ

[illegible]

اطلاع۔ علیحدہ کیا نہ ہی میرے ساتھ جیں ہو سکے
پہنچو باطل میں ترقی کے جب بڑھ سکو گے۔
انگریزی پڑھ کے آدمی بڑا بے وحدت ہو جاتا ہے
باز وہاں درست ہو گیا۔ کہ [illegible] بار تمام [illegible]
[illegible] کی بات ایک دہلی کے [illegible]
[illegible] سے یہاں [illegible] گئے لوگوں نے یہ
جنگ جاری کی۔
سہارنپوری۔ آجکل انگریزی فیشن کی جہالت
جگہ پھیلی ہوئی ہے عورتیں تک ایسی بنتی ہیں۔
جب لوگ ہی بگڑ گئے تو ہماری لڑکیوں کا کیا تصور
[illegible] مشہور ہے۔ [illegible]
[illegible] کی گڑیا کو [illegible] دھیان
[illegible] کا ادب نہ چھوٹوں کا لحاظ
[illegible] سر کے [illegible]
کچھ فرق ہی اس کان سنی اس کان اڑا دی۔

نمونہ تعمیل فروخت

سمن نام [illegible]

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۳)

بعدالت خفیفہ [illegible] ضلع [illegible]

مقدمہ نمبر ۱۳۱۲ بابت ۱۹۳۱ء

[illegible]

.... مدعی

بنام

[illegible] وغیرہ .... مدعا علیہ

[illegible]

دستخط حاکم

مہر عدالت

بخط انگریزی

اچھا لڑکے بچے ہوں کہ [illegible] لڑکے
سے منگنا کرنے کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ میں
تو جانوں منگنا کر دو۔ آجکل اس زمانہ میں اچھے
رشتے اور کھاتے پیتے گھر نہیں ملتے۔
دہلوی۔ وہ اگرچہ نیچ ذات کے لوگ ہیں [illegible]
[illegible] ہے۔ اور [illegible]
ہم غریب آدمی ہیں [illegible] نہیں کر سکتے یار تم
شہروں کے [illegible]
میں منگنی کرنا چاہتے ہیں۔ اور [illegible]
کچھ زمانہ کے [illegible] ہیں تو اب [illegible]
نکاح کر دوں گا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ہمشیرہ کی شادی کے
[illegible] وہ قرضہ اب
[illegible] اور [illegible] افسوس کا

اطلاع [illegible] ۲ ایکٹ ۱۹۱۵ء [illegible]

[illegible]

دستخط حاکم

مہر عدالت

با تم ملنا چاہا میں ہے اور پا تا احسان ہوگا جیسے میں
خشر گزری کرچکی ہرگز بھی فراموش نہ کروں گا۔ میں
کرامات کی بابت جہاں جاؤں گا کوئی جو کچھ معاملہ ہو
تمہیں اختیار ہے تمہاری نذری خواہ سامنے سے پیشتر
خط میں لکھنا اور اس سے بے غافل نہ ہونا ہماری
ذمہ داری ہے۔

سہارن پوری۔ ہاں ضرور بات چیت کرکے اور جگہ
جا کر ٹھیک ٹھاک کرکے پوسٹ کارڈ لکھ بھیجوں گا۔
کل تو میرا جانا نہیں ہو سکتا، کلکٹر صاحب نے بلایا ہے انکی
کوٹھی پر سویرے ہی جانا ہے۔
تمہارا پتہ مجھے معلوم نہیں اپنا پتہ لکھوا دو۔

دہلوی۔ میرا پتہ سب لوگ جانتے ہیں۔ جامع مسجد
زیر نشست فتحپوری کے تیرہویں دکان مرزا محسن کرخندار
کے یہاں [illegible] درد کرکے۔
کرخندار اس جگہ کے سب لوگ پاگل مجھے مجنون
کہتے ہیں فقط۔ اور کارڈ مت لکھنا لیکن لفافہ پہ
لکھا کر بیرنگ لفافہ میں بھیجنا۔ یہ دو آنے جرمانہ
سہی۔ [illegible] خط مجھے ہی ملے گا۔ والسلام علیکم
انشاءاللہ۔

سہارن پوری۔ وعلیکم السلام۔ یہ تھوڑے بوند
ہیں میری طرف سے لونڈوں کو دے دیجیو۔

دہلوی۔ کیوں تکلیف کی۔ اچھے کیا بھلا ہے۔

سہارن پوری۔ مجھے کیا مول لینے پڑے ہیں گھر
کھیت کے ہیں۔ بچے کے مارے اور زیادہ نہ دیے۔

راقم خواجہ باقر حسین سہارنپوری

سفر غریب

(تحریر ۲۰ نومبر ۱۹۳۱ء)

دنیا کا قاعدہ ہے کہ غریب الوطن ہو اور اگر پہنچ گیا
ہے کہ اس مقام پر ہمارے جاننے والے بھی موجود ہیں تو
پہلے انہیں سے ملنے کا قصد کرتا ہے اگر یہ غریب الوطن
ہماری طرح بے غرض ہوا تو پھر بغیر کسی جھجک کے ملاقات
کے ملنے کا اہتمام ہاتھ میں ہونا نہیں کرتا ہم نے بھی
نہ دیکھا آؤ دیکھا تاؤ حسب عادت ایک حکیم سے ملنے آئے

مطب یا مسکن میں داخل ہوئے حکیم صاحب کا مکان
دو منزلہ اور وسیع تھا صدر دالان در دالان
[illegible] بیچ میں [illegible] کرے۔ وسط صحن میں حوض لبالب
شفاف دیکھ کے جی خوش ہوا کہ یہاں بھی معلوم ہوا کہ
ہمارے دوست مارنے جلانے کے کام میں خاصی ترقی
کر رہے ہیں۔

حیدرآباد میں دوا تعمیر یار یعنی دو جب [illegible]
اور سڑے پانی میں مچھلیوں کی پرورش [illegible] جانے کے
باعث دنیا کو لرزہ بر اندام بنا رہی ہے ہمارے
طبیب اور ڈاکٹر [illegible] کی بدولت اور ہر سال
دو ایک مرتبہ طاعون کے طفیل میں خاصی دولت
کما لیتے ہیں۔ اور اگر دو چار شہری مریض مل گئے
تو پھر لوٹتے ہی مرتے ہے۔ ہمارے دوست لکھنؤ میں بھی
ہوشیار طبیب مشہور تھے۔ حیدرآباد میں انکی قدر
ضرور بڑھنی چاہیے۔

دوپہر کا وقت، دھوپ تیز، [illegible] کا اثر
اور بھوک۔ ایک غریب الوطن بستر پرست کو بوکھلا
دینے کے لیے یہ سامان بہت کافی تھے۔ مطب میں
داخل ہوتے ہی معلوم ہوا کہ حکیم صاحب تشریف نہیں
رکھتے مکان دماغ مجنوں کی طرح عقل سے خالی ہے۔

شاید اور کوئی ہو؟

ہاں ہے۔ ایک شخص ہے مگر وہ بھی آرام کر رہا ہے۔
ارے بھائی اٹھو۔ ذری حکیم صاحب کو خبر کر دو
ایک شخص لکھنؤ سے آئے ہیں ملنا چاہتے ہیں۔

"تقصیر وہ تو سو گئیں"

لاحول ولا قوۃ! ارے بھائی تم بھی سو رہو ہو بھی
سو گئیں۔ کمبخت سب کے سب ساعت سحری میں
مبتلا ہیں اچھا بتاؤ یہ کہاں مکان میں تو کوئی گوشہ
دکھائی نہیں دیتا نہ خراٹے لینے اور [illegible] کی آواز
کہیں سے آتی ہے؟

"تقصیر کوٹھے پر"

یہ کوٹھا کوئی [illegible] تو ہے نہیں۔ جاؤ۔ آواز دو۔
جگاؤ۔

ملازم نے اپنے دل میں خدا جانے کیا کچھ کہہ کر پکارا
مگر آواز دیکر [illegible] کی طرح [illegible]

ایک دو تین ...... دس آواز ملی یہاں [illegible]
[illegible] بیچارہ حکیم [illegible]
[illegible] بیٹھا [illegible] ہے۔

آخر تھکا تھکا کر [illegible] آئی [illegible] بیگم۔
صاحب! ایک غریب الوطن آپ سے ملنے کے لیے حاضر
ہوا ہے خدا کی قسم کوئی نادار مفلس بیمار نہیں بلکہ
بھلا چنگا ہے۔ اپنے گھر کا شریف ہے گردش فلک
نے ہزار میل کے فاصلے پر لا پھینکا کسی قسم کی [illegible]
جناب کو نہ دی جائے گی۔ صرف زیارت [illegible]
[illegible] میاں صاحب [illegible] صاحب [illegible] زیارت
[illegible] کی ہو"

اس قطع کلام پر ہماری [illegible] ہم سمجھے تھا یہ
جناب حکیم صاحب کی جان کسی مخمصے میں مبتلا ہے اور
علاج کے لیے دربان مقرر کر رکھا ہے۔ زبان بند
رکھنی چاہیے ورنہ تیور کرتے ہیں جھٹک کر بیٹھے گا۔
مگر جو صاحب ہادی و رفیق طریق تھے انہوں نے
سمجھایا کہ جناب ذرا سنبھلیے یہاں اور زیارت کے
ہیں خاتمہ اور [illegible] چیلم کو ترک کر خیر خواہ [illegible]
حق میں یہ [illegible] نہیں ہو سکتا۔

جان میں جان آئی اور ہم نے اپنا جملہ پورا تمام کیا
"مرید اصحاب مسیحائی کا مشتاق ہے"

رب ہاں او مسیحا تو کہاں ہے
ترا بیمار تجھ کو ڈھونڈھتا ہے

بڑا نامعقول ہے [illegible] ہم گوش [illegible]
معنی یہ ہوئے کہ جس طرح حیوان خواہ ناطق ہو یا
مطلق آلہ سماعت رکھتا ہے اسی طرح دیوار میں بھی
گوشے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو سکان ہو کان ہو
چوسی یا غیبت پر مطلع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہاں
نہ دیوار کو گوش میسر تھا صاحب دیوار کو کان
[illegible] سرگوشی تو بڑی چیز ہے۔ ڈنکے کی چوٹ اور [illegible]
کی آواز سننے والا بھی کوئی نہیں۔ تو پھر دیر کیا ہے
کہہ چلو جو کچھ منہ میں آئے۔

"ابھی حکیم [illegible] کے آدمی ہو تمہیں شرم نہیں
آتی کہ ایک بندہ خدا پکار رہا ہے اور تم سنتے نہیں
واللہ [illegible] آ چلا ہے۔ [illegible]



ہتھکڑی کھل گئی زنجیر سے کیا مطلب؟

یہ ہو سکتا تھا جتنا کبھی نہ تھا اب بھی نہیں۔ البتہ زنجیر جو لازمِ سلطنت مجھ سے وابستہ ہے کیا یہ فیاضی نہیں؟


TRADE MARK
اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
تار کا پتہ
حنا لکھنؤ
ٹیلیفون
۱۲۹

تمام علاج کل کسی نام سے جو شیشیاں ہر روز کل
قوڑ پھوڑ کے پھینک دی جاتی ہیں۔

وہ کل خشکلام کیا حکیم صاحب نے زینے کے
صاحب کی شرارت سے بچا نکا ہم نے جھک کے انہیں
اور پیٹ کے پاس پاؤں کا صندوق کھول دیا۔

شاید تم ہو ؟
اس حرکت پر نہایت حیرت
ہوئی اور ہم نے پوچھا۔
(۱) کیا فراش وعدہ ہو ؟
"نہیں"
(۲) کوئی قرقی ورنٹ جاری
کو حیا اس کا ہے ؟
"نہیں"
(۳) کوئی دشمن پر سوار ہونے
پٹنے کا خوف ہے ؟
"نہیں"
(۴) خدا نخواستہ دو پہر کا قرض ہے ؟
"نہیں"
(۵) اگر کیا کسی غلطی کی ہو ؟
"ہاں"
(۶) کیا شادی ہونے کے بعد
احباب کی ملاقات منع ہو ؟
"نہیں"
(۷) پھر کیا وجہ کہ تم ڈرے
سے ہوئے ہو کسی طرح
چارپائی سے اٹھنا پسند کرتے
تھے سینے پیٹنے لگا بیٹھ گیا
"بھائی رات بھر جاگنا پڑا
صبح کو خوشبو سے بتایا کہ
کو یہ کہ کے سویا تھا کہ کوئی آئے اسے ٹال دینا۔
تھانے آگاہ بھی بدل گئی صحت بھی بدل گئی
ڈانٹ ڈپٹ سنی کے آہ کو ڈار کر خدا جانے
کون بگڑ گئے دل ہیں"
اب ہم نے اب نصیحت کر لی دیا۔
ستو جی۔ خدا سے ڈرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ صبح

طبابت کا پیشہ کیوں چھوڑا گیا میں نے روسیات
ختم نہیں کیے ؟ کیا میں نے مکان طب کی کتابیں
نہیں پڑھائیں ؟ کیا میں تشخیص تجربہ کی طرح تم تھا ؟
"نہیں تم نے خاص حیثیت ہم پہنچائی تھی۔
نام مشہور ہو گیا تھا قبیس کی جانب سے مستغنی تھے۔

مروت اور اخلاق سے کام کرتے تھے"
"بس اب تم راہ پر آ گئے۔ جب تم مروت اور اخلاق
سے نام کرتے ہو تو آپ مریض کا لقب بنا چاہیے
اس طرح خدمی فرض شناسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر کوئی مریض
کسی سخت اور موذی بیماری میں مبتلا ہو کر خدا کی
قسم پیٹ کی بھوک اور آنکھوں کی نیند اڑا چکی ہو

دل میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہوتے کہیں اس
کمبخت کو میری ضرورت تو نہیں ہے اور فیس کے
خیال سے بلانے کی جرأت نہیں کرتا۔ ہائیں کہیں
ایسا تو نہیں کہ میری دوا نے اسے ضرر پہنچایا ہو اور
مجھے نسخہ کی تجویز میں کوئی غلطی ہوئی ہو۔ جواب تو
خدا کے یہاں جواب دینا پڑے گا
ان خیالات نے مجبور کیا
اور مریض کے گھر اکثر بلا بلائے
جانا پڑا مریض اور اس کے تیمار
متحیر کہ ہم نے تو بلایا نہیں اور
ہم نے اپنی خود خفیف کیا اور ستر سے
سمجھے کہ حکیم صاحب نے دوسری فیس
وصول کرنے کا کام نکالا۔ اپنی
حال دیکھا نسخے کی اصلاح کی
فیس ترش و ترش بر ہو کے اس کی
چھوڑی کا کر دیا پیچ کر دے دیا۔
اس صاحب آؤ پیر کی کو کھ سے
لے جاؤ۔ ایک مدت اصلاح
کرنے کے بعد یہ پیشہ ہی چھوڑنا پڑا
قرض نے وہ نقشہ کھینچ کر دیا
کہ ساری طب نکل بھاگی۔
حکیم ! تم نے اگر مریض کے آرام پر
اپنے آرام کو مقدم رکھنے کی سعی کی
تو رہا سہا بگڑ گیا۔ فرض کرو میری جگہ
کوئی رحم دل اور ہمدرد کوئی حاذق طبیب
مریض ہوتا اور تم بہت پہلو تہی اور
کاہلی کرتے تو بتاؤ خدا کے یہاں
کیا جواب دیتے ؟ میری جان اچھے طبیب
کو ہمیشہ اپنے آرام پر دوسرے
آرام کو ترجیح دینی چاہیے۔
حکیم صاحب اودھ پنچ کے نامہ نگار تھے جو اپسی سننے
انہوں نے کہا کہ تم بہت نازک خیال کے آدمی ہو یاد
رکھو کہ تم اچھا طبیب اگر بے رحم اور لالچی نہیں تو ہمیشہ
بھیک مانگے گا۔ بعد اس تجربہ کے جو خود تم نے ظاہر کیا
مجھے اس بلا میں پھنسنے کی ہدایت کرتے ہو ؟



بڑے حاجی :- تجھکو بھی سلام اے اسلامی نشان اور تجھکو بھی سلام اے برطانوی جھنڈے
اب تو جو ہو سو ہو۔ کروٹ کی بھی بچے پیٹ کی بھی بچے"

ٹل گئی بات۔ اب مزاج پرسی اور [illegible] کی
مزاج پرسی ہونے لگی۔ حکیم صاحب نے [illegible]
[illegible] نہیں کہتے مگر [illegible] ہوئی۔
[illegible] کے خلاف ہی
آدمی لکھا ہیں۔ دیکھیں کیسے ذائچ کا کیا حال ہے۔

حیدرآباد میں ہمارے ایک [illegible] سید بزرگ
فاضل [illegible] ہیں [illegible] رہا بھی
کرتے ہیں۔ [illegible] اس [illegible]
حصہ [illegible] منہدم تھا اور اس میں چار لمبی لمبی [illegible]
تھیں۔ سید صاحب [illegible] ہم نے پوچھا کہ بھائی صاحب
ان بکریوں میں کوئی بکرا بھی ہے؟ انھوں نے تعجب کے ساتھ فرمایا۔
"کیوں؟"

"کچھ نہیں [illegible] جب [illegible] تو [illegible]
بکرا بھی تو تھا"

رفیق نے [illegible] مولانا کو چائے پینے کی عادت [illegible]
چائے کے لیے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے تو بکریاں [illegible]
[illegible] پال لیتے ہیں [illegible]
سیر ہوتے ہیں"

میں نے استفسار کیا "تو کیا آج بکری کے دودھ کی چائے
پینی پڑے گی؟"

وہ ہنس کے بولے "یہ بہتر ہے [illegible] چائے کی محبت [illegible]
[illegible] کے مقابلے میں [illegible]
[illegible] کرتے [illegible]
اس [illegible] مگر ہمارے مولانا [illegible]
نہیں [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] آپ کو [illegible] کے فرش پر
[illegible] صرف دودھ ہی نہیں [illegible]
مگر حق صاحب بھی [illegible] ہیں۔

مولانا وہج! آپ کے نامہ نگار کو [illegible]
[illegible] پوچھا ہے جب [illegible] کفایت کی [illegible]
[illegible] کا انتظام کیجیے ....
[illegible] کیا آپ نے [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] اس سے بھی [illegible]

ہیں۔ [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] کے
[illegible] ہوتی ہے"

[illegible] مولانا [illegible]
[illegible]
[illegible] مولانا [illegible]
ہے۔ [illegible] کی [illegible]
[illegible] مولانا کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی زینت [illegible] کا
[illegible] نہیں ہوا۔

خیال تھا [illegible]
[illegible]
[illegible] مشغول رہتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] کی زحمت برداشت کرتے [illegible]
[illegible] (باقی آئندہ)
[illegible] نامہ نگار

مولانا وہج کی نوٹ بک

مداری کا گولا

[illegible] نے سڑک پر [illegible] مداری کا تماشا
دیکھا ہوگا [illegible] کہ [illegible] گولا [illegible]
[illegible] کہتا ہے "چڑھ جا بیٹا
چڑھ جا" جب گولا [illegible] جاتا ہے۔
"ادھر کہاں چلے [illegible] بیٹا"
[illegible] کی طرف [illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible] ہے۔
"دیکھ [illegible] کتنا ہے"
[illegible]
[illegible] رہتا۔
"[illegible] بیٹا"
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
ہے۔ [illegible]
[illegible]
بیٹا۔ [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
جب عقل [illegible] میں آسانی [illegible]
آجاتی ہے تو بتائیے عقل کا گولا [illegible]
[illegible]
"یہ [illegible] کہاں چلا۔ وہاں [illegible]
کیا جائے گا"

[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] میں زندگی [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی
عقل کا گولا [illegible] سے نجات پا جائے۔
اگر آسمان [illegible] ہے تو [illegible]
ہندوستان کو [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوتا ہے [illegible]
[illegible] سال [illegible]
[illegible]
اب تو [illegible] کی [illegible]
[illegible] نہیں رہی [illegible]
[illegible]
سامنے [illegible] اور [illegible]

حکایت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

موسم برسات میں ان ادویات کی اشد ضرورت ہے

سدھا سندھو

کف کی کھانسی، ہیضہ، [illegible] پیٹ کا درد [illegible] دست [illegible] دوا قیمت فی شیشی [illegible] آنہ

دودھ [illegible] کیسری

دادکی دوا

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو رفع کرنے والی دوا قیمت فی شیشی ۴ آنہ

محصول بذمہ خریدار

بال سدھا

بچوں کو طاقتور، خوبصورت اور تندرست بنانے کے لیے میٹھی دوا قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ محصول ۶ آنہ

درا کشاسو

جسم میں فوراً قوت بڑھانے والا [illegible] - کمزوری کھانسی اور نیند نہ آنا دور کرتا ہے۔

قیمت بڑی بوتل ۲ روپیہ چھوٹی بوتل ایک روپیہ

سب دوا فروشوں سے ملتا ہے دھوکے سے

نقل دوا نہ خریدیے

منگانے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات و جاہل خود غرض طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی گنوا کر صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کفایت سے صحت حاصل کرنا یا تجارتی مشورہ کے متلاشی ہیں اگر آپ [illegible] تجربہ کار کامل الفن اور حاذق اطبا کے مشوروں سے [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب کر کر فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔

تمام خط و کتابت صیغۂ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر: دواخانہ معدن الادویہ [illegible] اسٹریٹ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

[illegible]

شاہی سرمہ

[illegible] صاحب [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] مکمل کا پتہ

کیلاش [illegible] دیال باغ آگرہ

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۸۳

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوائیں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ کئے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا انتخاب [illegible]

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انہوں نے نقل کی گئی ہیں [illegible] کرنے پر قادر ہیں [illegible] کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں [illegible] کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں [illegible] مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک بڑی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز ہیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ ۱ [illegible]